Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | جمعرات ۱۷ جمادی الاول ۱۴۱۱ھ، ۶ فتح ۱۳۶۹ ہش، ۶ دسمبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۲۶

خصوصی درخواست دُعا

محترمہ بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اطلاع دیتی ہیں کہ مکرم کرنل تقی الدین صاحب لاہور میں بعارضہ فالج بیمار ہیں اور اس وقت قوما کی حالت میں ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے شفا عطا کرے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ منظُوم کلام

یہ دِل نے کس کو یاد کیا۔ سپنوں میں یہ کون آیا ہے
جس سے سپنے جاگ اُٹھے ہیں۔ خوابوں نے نُور کمایا ہے

گُل بوٹوں کلیوں پتّوں سے۔ کانٹوں سے خُوشبو آنے لگی
اِک عنبر بار تصوّر نے یادوں کا چمن مہکایا ہے

گُل رنگ شفق کے پیراہن میں۔ قوسِ قزح کی پینگوں پر
اِک یاد کو جھُولے دے دے کر۔ پگلے نے دل بہلایا ہے

دیکھیں تو سہی دِن کیسے کیسے حُسن کے رُوپ میں ڈھلتا ہے
بدلی نے شفق کے چہرے پر کالا گیسو بِکھرایا ہے

جس رُخ دیکھیں ہر من موہن تیرا مُنہ ہی تکتا ہے
ہر محسن نے تیرے حُسن کا ہی احسان اُٹھایا ہے

میرے دِل کے اُفق پر لاکھوں چاند ستارے روشن ہیں لیکن
جو ڈُوب چُکے ہیں اُن کی یادوں نے منظر دُھندلایا ہے

جب مالی داغِ جُدائی دے۔ مُرجھا جاتے ہیں گُل بُوٹے
دیکھیں۔ فُرقت نے کیسے پھُول سے چہروں کو کُملایا ہے

یہ کون ستارا ٹُوٹا جس سے سب تارے بے نُور ہوئے
کس چندرما نے ڈُوب کے اتنے چاندوں کو گہنایا ہے

کیا جلتا ہے کہ چمنیوں سے اُٹھتا ہے دُھواں آہوں کی طرح
اِک دردِ بداماں سُرمئی رُت نے سارا اُفق کجلایا ہے

کوئی احمدیوں کے امام سے بڑھ کر۔ کیا دُنیا میں غنی ہوگا
سچے دِل اُس کی دولت ہیں۔ اخلاص اس کا سرمایہ ہے

ساتھی دُکھ کے دُکھ بانٹ کے اپنا تن من دھن اپنا بیٹھے
ساتھی سُکھ کے تو پرائے سے ہیں۔ کون گیا۔ کون آیا ہے

غفلت میں عُمر کی رات کٹی۔ دِل میلا بال سفید ہوئے
اُٹھ چلنے کی تیاری کر۔ سُورج سر پہ چڑھ آیا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ
پچاس پیسے

۶ ۔ فتح ۱۳۶۹ ہش ۶ ۔ دسمبر ۱۹۹۰ء

انسان کا اندر اور باہر

غیروں نے پتھر مارے تو لطف آیا اور کسی اپنے پیارے نے پھول دے مارا تو دل پر ایسا زخم لگا کہ کبھی بھر نہ سکا اور آنکھوں سے گلابی آنسو رواں ہو گئے۔ کوئی شخص بظاہر آرام سے لیٹا ہوا ہے یا آرام کرسی پر بیٹھا ہوا ہے اور اندر سے کراہ رہا ہے اور کوئی اور شخص چلچلاتی دھوپ میں روڑی کوٹ رہا ہے اور مسرّت کے نغمے گا رہا ہے۔ در اصل یہ فرق ہے انسان کے اندر اور باہر کا۔ باہر کی باتیں نظر آتی ہیں اور اندر کی باتیں اسکے اندرونہ میں چھپی ہوتی ہیں۔ لوگوں کا اختیار باہر کی باتوں پر ہے۔ اندر کی باتیں ان کے اختیار سے باہر ہیں۔ عین ممکن ہے کہ کوئی کسی کو جسمانی تکلیف دے رہا ہو اور جسے تکلیف دی جا رہی ہے وہ خدا تعالیٰ کا شکر اور اسکی حمد کر رہا ہو۔ حضرت مولوی برہان الدین کے متعلق احمدیہ تاریخ میں مذکور ہے کہ لوگ ان کے منہ میں گوبر ڈال رہے تھے اور انہیں مار پیٹ رہے تھے اور وہ کہہ رہے تھے واہ برہانیا تیری ایہہ قسمت۔ اور یہ کہتے ہوئے وہ خدا تعالیٰ کی حمد کر رہے تھے۔

آجکل بھی اِدھر اُدھر سے خبریں آتی رہتی ہیں کہ احمدیوں کو تنگ کیا جا رہا ہے۔ انہیں مارا پیٹا جا رہا ہے۔ ان پر مقدمات بنائے جا رہے ہیں۔ انہیں حوالات اور جیل میں بند کیا جا رہا ہے۔ اور شائد سمجھا یہ جا رہا ہے کہ یہ جسمانی تکلیف ان کیلئے تکلیف کا باعث ہو گی۔ ہاں تکلیف کا باعث تو ہے لیکن ایسی تکلیف جس سے دل کو راحت پہنچتی ہے۔ آج تک ہزاروں احمدیوں پر تشدّد کیا گیا ہے اور مقدمات میں ملوّث کیا گیا ہے۔ لیکن بلا استثناء سب کے دل خوشی سے لبریز ہیں۔ سب اللہ تعالیٰ کی تعریفیں کر رہے ہیں۔ اور سوچتے ہیں کہ یہ دن پھر کہاں۔ آئندہ نسلیں ان تکلیفیں اٹھانے والوں پر فخر کریں گی۔ انکے نام احترام سے لیں گی اور انکے کام کو سنہری حروف میں لکھا جائے گا۔

یہ ہے فرق اندر اور باہر کا۔ کاش لوگ یہ دیکھ سکیں کہ یہ تکلیفیں اٹھانے والے اندر سے کتنے خوش ہیں۔ یہ نہیں کہ احمدی چاہتے ہیں کہ انہیں تکلیفیں دی جائیں۔ لیکن یہ کہ جسے تکلیف دی جاتی ہے۔ اور پریشان کیا جاتا ہے۔ وہ اس پر خوش ہے اور اس کا دل بلّیوں اچھلنے لگتا ہے۔ سب لوگ اس کی تکلیف کو فخر سے بیان کرتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

> "اگر تم اس دنیا میں آرام کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہو تو خدا کی طرف جُھک جاؤ اور اپنی اصلاح کر لو اور پورے طور سے خدا کے ہو جاؤ۔"

اگرچہ سب جانتے ہیں کہ خدا کی طرف جُھک جانے والوں کو تکلیفیں دی جاتی ہیں۔ لیکن یہی تکلیفیں آرام کا معیار بن جاتی ہیں۔ اور انسان ایسی ہی زندگی میں راحت محسوس کرتا ہے۔

تُو نہ دے توفیق تو کچھ بھی نہیں
این و آں بیکار ہیں بے سُود ہیں
میرا کَس بل مورِ بے مایہ سے کم
ذہن و دل ناصاف زنگ آلود ہیں

ابوالاقبال

خوفِ رہزن نہ خطر ہو یہ ضروری تو نہیں
غم سے آزاد بَشر ہو یہ ضروری تو نہیں

اُس کے فضلوں ہی سے شاداب شجر ہیں، ورنہ
باثمر شاخِ شجر ہو یہ ضروری تو نہیں

وہ اگر چاہے تو ویرانے میں آجائے بہار
گل و گلزار میں گھر ہو یہ ضروری تو نہیں

ایک وہ قطرۂ نیساں ہے جو بنتا ہے گہر
قطرے قطرے میں گہر ہو یہ ضروری تو نہیں

جنہیں سچ کہنا ہے کہہ دیں گے بلا خوف، مگر
دلِ خارا پہ اثر ہو یہ ضروری تو نہیں

اب بھی ہیں دہر میں الطاف و محبّت کے امیں
ہر جگہ رقصِ شرر ہو یہ ضروری تو نہیں

ناگہاں ہوتا ہے افلاک سے رحمت کا نزول
اِس کے آنے کی خبر ہو یہ ضروری تو نہیں

لذّتِ دَرد بھی ہے، آنکھ بھی نم ہے نادرؔ
بارِ غم کا نہ اثر ہو یہ ضروری تو نہیں

نادرؔ قریشی

نیکی میں جتنی جلدی کی جائے اتنا ثواب زیادہ ہوتا ہے

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ۲۔ نومبر کو فرما چکے ہیں۔ وعدہ جات تحریک جدید جماعتوں کی طرف سے آنے شروع ہو گئے ہیں۔ سیّدنا حضرت فضل عمر کا ارشاد ہے کہ

"جس قدر جلد نیکی میں حِصّہ لے سکو لے لو"۔

جن جماعتوں نے ابھی تک نئے سال کے وعدے نہیں بھجوائے ان سے درخواست ہے کہ اپنے ٹارگٹ کے مطابق جلد از جلد وعدہ جات بھجوائیں۔

وکیل المال اوّل ۔ تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ایک تقریر کا متن جو بوجوہ کی نہ جا سکی

میرے پیارے دوستو! جس برگزیدہ ہستی کے متعلق مجھے آج اختصار کے ساتھ کچھ کہنا ہے وہ خود اختصار پسند تھی چند لفظوں میں طویل سے طویل مضمون کو بیان کر دینے والی۔ چند فقروں میں لمبی سے لمبی تقریر کو سمیٹ لینے والی بڑے بڑے مسائل کو نکات کی صورت میں اختصار کے ساتھ پیش کر دینے والی۔ میں بھی اختصار ہی کے ساتھ بات کروں گا۔ اگر یہ محسوس ہو کہ بات کرتے ہوئے تشنگی رہ گئی ہے تو یہ مدنظر رکھیئے کہ یہ کوئی طویل اور تفصیلی تذکرہ نہیں ہے۔ ذکر مقصود ہے اور وہ بھی چند الفاظ میں اور چند فقرات میں اللہ تعالیٰ اس مختصر بات ہی میں برکت ڈالے اور وہ مقصد جو ایسی برگزیدہ ہستیوں کے ذکر سے ہوتا ہے۔ وہ ہمیں مکمل طور پر حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جس برگزیدہ ہستی کا ذکر مقصود ہے ان کا نام نامی ہے حضرت مولوی نورالدین صاحب امام جماعت اول۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے جس طرح ہر کتاب کے آغاز میں انڈیکس ہوتا ہے یا ہونا چاہیئے جس سے کتاب کھول کر پڑھنے سے پہلے ہی پتہ چل جاتا ہے کہ اس کتاب کے مضامین کن امور پر مشتمل ہیں۔ اسی طرح میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی اس مختصر سی تقریر کا پہلے آپ کو انڈیکس بتا دوں تاکہ شروع ہی سے آپ کے ذہن میں وہ تمام مضامین رہیں جن کے متعلق میں چند ایک فقرات کہنا چاہتا ہوں۔ اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر کسی وجہ سے کوئی بات کہنے سے رہ جائے تو آپ کو اندازہ ہو سکے کہ کیا کچھ کہہ دیا گیا ہے اور کیا کچھ رہ گیا ہے۔

میں اس تقریر میں آپ کے علم و فضل کا ذکر کروں گا۔ آپ کی اطاعت امام کا ذکر کروں گا۔ آپ کے عشق قرآن کا ذکر کروں گا اور رفقائے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ سے محبت اور ہمدردی کا ذکر کروں گا۔

میں سمجھتا ہوں کہ طویل تذکروں میں تو جائے پیدائش۔ والدین بچپن اور ایسی ہی دیگر متعدد باتوں کا ذکر کرنے کی خاصی گنجائش ہوتی ہے لیکن میں ان سب باتوں کو چھوڑتا ہوں۔ میں بات یہاں سے شروع کرتا ہوں کہ آپ کو تحصیل علم کا شوق تھا اور اس شوق کو پورا کرنے کے لئے آپ شہر شہر گھومے بلکہ ملک ملک گھومے۔ بڑے بڑے اہل علم سے ملے اور ان سے اکتساب علم کیا۔ جب تحصیل علم کے لئے شہر شہر گھوم رہے تھے تو یوں جانئے کہ آپ کو اپنا گھر اور اپنا شہر بالکل بھولا ہوا تھا کیونکہ آپ کا خیال تھا اور یہ خیال بالکل درست تھا۔ کہ اگر انسان گھر سے دور جا کر علم بھی حاصل کر رہا ہو اور گھر کی جدائی بھی اسے ستا رہی ہو تو وہ علم حاصل کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس کی توجہ بٹی رہے گی اور تحصیلِ علم کے لئے جس توجہ کی ضرورت ہے وہ اسے میسر نہ آئے گی۔

آپ نے علم حاصل کیا اور خدا کے فضل سے اتنا علم حاصل کیا کہ سارے ہندوستان میں آپ کا شہرہ ہو گیا۔ آپ اس علم کی وسعت کا اندازہ لگانا چاہیں تو یوں لگا سکتے ہیں کہ آپ ایک طرف تو یہ بات رکھیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات پر ملک بھر میں حضور کی تصانیف کی اتنی تعریف ہوئی کہ شاذ و باید بہت زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ بڑے سے بڑا اہل علم آپ کی تعریف میں رطب اللسان تھا۔ اور دوسری طرف بعض لوگ حضرت مولوی نورالدین صاحب کے علم سے اتنے متاثر تھے کہ وہ سمجھتے تھے کہ جو کتب حضرت بانی سلسلہ کے نام سے شائع ہوئی تھیں وہ دراصل حضرت مولوی نورالدین صاحب کی لکھی ہوئی تھیں۔ یہاں یہ بات پیش کر کے صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ لوگ حضرت مولوی نورالدین کو اتنا قابل۔ لائق عالم فاضل سمجھتے تھے کہ گویا کہ وہ ان کتب کی تصنیف کی اہلیت رکھتے ہیں جو دراصل حضرت بانی سلسلہ عالیہ نے تحریر فرمائی تھیں۔

اطاعت امام کا ذکر آئے تو متعدد ایسے واقعات بیان کئے جا سکتے ہیں کہ جو اطاعت کو انتہا تک پہنچاتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ حضرت مولوی صاحب اپنے مطب میں بیٹھے ہیں اور حضرت امام کا بلاوا آ گیا ہے۔ آپ پاؤں میں جوتی گھسیٹتے ہوئے اور سر پر پگڑی باندھتے جا رہے ہیں۔ یہ نہیں کہ آرام سے جوتا پہن لیں۔ اور پگڑی باندھ لیں۔ جلدی کا مقصد یہ ہے کہ امام نے بلایا ہے تو تاخیر نہیں ہونی چاہیئے۔ فی الفور۔ اسی وقت۔ بلا ایک منٹ ضائع کئے امام کے پاس پہنچنا چاہیئے۔

اسی طرح حضرت امام قادیان سے باہر تھے بلاوا آ گیا۔ آپ سیدھے مطب سے اٹھے اور چل پڑے نہ زادِ راہ لی اور نہ کوئی اور تیاری کی۔ جیب میں پیسے بھی کم تھے بلکہ نہ ہونے کے برابر تھے۔ واقعہ تو شاید آپ نے سنا ہوا ہوگا کہ کس طرح بٹالہ کے سٹیشن پر آ گئے جانے کے لئے رقم نہیں تھی لیکن انتظار اس بات کی تھی کہ اللہ تعالیٰ انتظام کر دے گا اور پھر کس طرح انتظام ہو گیا۔ کوئی شخص اپنا مریض دکھلانے کے لئے لے گیا۔ اس نے خاصی رقم دی جو سفر کے کام آئی۔ اس واقعہ میں جہاں اطاعت امام کا تذکرہ ہو جاتا ہے وہیں توکل علی اللہ کی بات بھی سامنے آ جاتی ہے کہ جیب خالی ہے اور سفر پر رواں دواں ہیں اور یقین اس بات کا ہے کہ اللہ تعالیٰ انتظام فرما دے گا۔ اور پھر انتظام ہو بھی جاتا ہے اسی طرح کے توکل کے بہت سے واقعات ہیں۔ آپ مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین کا مطالعہ کریں۔

حضرت مولوی صاحب بھیرہ کے رہنے والے تھے وہاں اپنا مکان تعمیر کروا رہے تھے۔ حضرت امام نے قادیان بلایا۔ بلایا تو چند روز کے لئے تھا۔ پھر یہ عرصہ تھوڑا سا لمبا ہوا اور پھر ہوتے ہوتے حضور نے فرمایا یہیں رہ جاؤ۔ حضرت مولوی صاحب فرمایا کرتے تھے کہ اس کے بعد واپس جانے کا خیال ہی دل سے نکال دیا۔ حضور کے ارشاد پر بیوی بچوں کو وہیں منگا لیا اور ساری زندگی اپنے امام کے قدموں میں گذار دی۔

قرآن کریم کا علم آپ نے جی بھر کر حاصل کیا اور قرآن کریم سے عشق بھی جی بھر کر کیا۔ کہا جا سکتا ہے کہ قرآن کریم کا علم ہی آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ اور اس عشق کو دوسروں میں سرایت کرنے کے لئے ساری عمر قرآن کریم کا درس دیا۔ قرآن سے محبت تو قرآن کریم کو صرف پڑھنے ہی سے ہو جاتی ہے لیکن اگر انسان کسی کو قرآن کریم کے اتھاہ سمندر کی گہرائیوں سے چمکدار موتی نکالتے دیکھے تو محبت کا کیا عالم ہو گا۔ آپ ہر وقت اسی کام میں مشغول رہتے چنانچہ جن لوگوں نے آپ کے درس قرآن میں شرکت کی وہ قرآن کریم کی محبت سے ایسے سرشار ہوئے کہ خود سرشاری کو رشک آ گئے۔ حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے، خود قرآن کریم کے بہت بڑے عاشق اور اس بحر بیکراں کے شناور تھے۔ آپ نے ساری عمر اس بات کا تذکرہ کیا کہ آپ نے قرآن بہت کچھ حضرت مولوی نورالدین صاحب سے سیکھا۔

حضرت مولوی صاحب کو دمِ واپسیں خیال تھا تو یہ کہ قرآن مجید کا درس جاری رہے اور اس بحر ناپیدا کنار سے لوگ ہمیشہ تشنگی بجھاتے رہیں۔ اپنے ہونے والے جانشین کو اس بات کی نصیحت کی۔

اس نصیحت کے ساتھ ایک اور نصیحت بھی کی اور وہ بھی ہمدردی اور محبت کے سلوک کی۔ آپ نے فرمایا کہ میرے بعد حضرت بانی سلسلہ عالیہ سے محبت کرنے والوں سے محبت اور ہمدردی کا سلوک کیا جائے۔

ایک اور کام جس کے لئے آپ کا نام احمدیت کی تاریخ میں ہمیشہ سنہری حروف میں لکھا جاتا رہے گا وہ ہے جماعت کے سب سے بڑے ادارے کی حفاظت۔ وہ ادارہ ہے امامت کا۔ حضرت نے نہایت مشکل حالات میں اس ادارے کے وقار کو بھی قائم رکھا اور اس کو استحکام بھی ایسا عطا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے چاہا تو یہ ہمیشہ مستحکم ہی رہے گا۔

میں آپ دوستوں سے گذارش کروں گا کہ آپ حضرت نورالدین صاحب کے وہ ارشادات ضرور پڑھیں۔ خود پڑھیں دوسروں کو سنائیں جو آپ نے احمدیہ جماعت میں امامت کے ادارہ کے متعلق فرمائے ہیں اور پھر آپ اس بات کی طرف نظر دوڑائیں کہ اب یہ ادارہ کتنا مستحکم ہے اور ایسا کرنے کے بعد اپنے آپ کو اس ادارہ کے استحکام کے لئے وقف کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس امر کی توفیق دے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت مولوی نورالدین جیسا بنا دے ان کے علم و فضل ان کی روح اطاعت ان کے توکل سے ہمیں حصہ وافر عطا فرمائے۔

اپنی تقریر ختم کرنے سے پہلے میں آپ کی خدمت میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ایک تحریر پیش کرنی چاہتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں:۔

باقی ص۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

راجہ غالب احمد

احمدیوں کے انسانی حقوق کو پامال کیا جا رہا ہے

جماعت احمدیہ لاہور کے سیکرٹری جنرل مکرم راجہ غالب احمد صاحب کا پریس کانفرنس سے خطاب

مکرم راجہ غالب احمد صاحب سیکرٹری جنرل جماعت احمدیہ لاہور نے مورخہ ۲۲، نومبر ۱۹۹۰ء کو پرل کانٹی نینٹل لاہور میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا انہوں نے اخباری نمائندوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا:

نئے جمہوری دور کا آغاز کرتے ہوئے ہمارے نئے جواں سال اور جواں عزم وزیر اعظم عزت مآب جناب میاں نواز شریف نے قوم کے نام اپنے نشریاتی پیغام میں برملا اس بات کا اعلان واشگاف الفاظ میں کیا تھا کہ اُن کے دورِ اقتدار میں ہر طبقہ کے لوگوں کے بنیادی انسانی حقوق کا ہر لحاظ سے نہ صرف تحفظ کیا جائے گا۔ بلکہ ان کے ساتھ ساتھ تمام امور میں مساویانہ اور عادلانہ سلوک روا رکھا جائے گا۔ یہ ایک بہت اچھی ابتداء تھی اور قوم کے لئے نیک شگون تھا۔ لیکن دکھائی یوں دیتا ہے کہ پنجاب میں ابھی ضلعی انتظامیہ تک کم از کم وزیراعظم کا یہ اعلان اور اس کے مضمرات کسی طور بہر حال پہنچ نہیں پائے۔ مندرجہ ذیل حقائق اس کے ثبوت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ جو توجہ طلب ہیں:۔

(۱) جماعت احمدیہ کے بچوں، بچیوں اور نوجوانوں کے خالصتاً تربیتی اجلاس چار دیواری کے اندر مورخہ ۹ر نومبر تا ۱۱ نومبر ہونے تھے اور انہی تاریخوں میں عورتوں کا بھی تربیتی اجلاس ہونا تھا ان اجلاسوں کے لئے باقاعدہ تحریری اجازت نامے حاصل کر لئے گئے تھے۔ یہ تحریری اجازت، ہماری تحریری درخواست پر جو کہ ۱۷ر اکتوبر ۱۹۹۰ کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ کو بھجوائی گئی تھی۔ اس پر اے سی چنیوٹ، آر ایم ربوہ اور متعلقہ لوکل پولیس کی باقاعدہ تحریری تصدیق پر ڈی سی جھنگ نے یہ تحریری اجازت نامہ مورخہ ۳ر نومبر کو جاری کیا تھا۔ کہ ربوہ میں یہ اجلاس چار دیواری کے اندر کئے جائیں اور لاؤڈ سپیکر کی بھی اجازت دی گئی تھی۔

(۲) لیکن حیرت کی بات ہے کہ ۹ر نومبر کو دن کے ۳۵-۱۱ بجے عین اس وقت جبکہ اجلاس چار دیواریوں کے اندر شروع ہونے والے تھے آر ایم صاحب ربوہ نے اچانک دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کر کے ایک تحریری نوٹس کے تحت ان اجلاسوں کو منسوخ کر دیا۔

تمام پاکستان کے شہروں اور قصبوں اور دیہات سے آئے ہوئے ہزاروں بچوں بچیوں اور خواتین کو جو اس سردی کے موسم میں دور دراز علاقوں سے ان اجلاسوں میں شمولیت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ ان کو سخت تکالیف، اذیت اور دکھ میں ناجائز طور پر مبتلا کیا گیا اور جماعت احمدیہ کے مختلف اداروں کے کئے ہوئے انتظامات پر جو بے بہا اخراجات ہوئے تھے۔ ان کو محض ضائع کیا گیا۔ یہ قومی سرمایہ کا بے وجہ زیاں تھا۔ جو انتظامیہ کے رویے سے رونما ہوا۔ ضلعی انتظامیہ نے اسی پر اکتفاء نہیں کیا بلکہ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کو ۱۱ر نومبر سے بڑھا کر ۱۱ر دسمبر تک محض اس لئے کیا (جو کہ اوور رائٹنگ سے صاف ظاہر ہے) تاکہ جماعت احمدیہ کا انصار اللہ کا اجتماع جو کہ ۱۷ر نومبر سے ۱۹ر نومبر تک ہونا تھا وہ بھی دفعہ ۱۴۴ کی زد میں آسکے۔ ان اجتماعات پر پر پابندی بظاہر ماحول میں خلل اندازی اور نقص امن کے اندیشہ کی وجہ سے لگائی گئی ہے۔ حالانکہ ربوہ میں ۹۹٪ آبادی بلکہ اس سے بھی زیادہ احمدیوں کی ہے۔ اور ان کے اپنے تربیتی اجلاس جو کہ چار دیواری کے اندر ہو رہے ہوں۔ نقص امن کا کسی صورت کوئی اندیشہ نہیں۔ بہر حال اگر اس کے باوجود ربوہ میں نقص امن کا اندیشہ ہے تو پھر تو وہاں ۱۴۴ کے نفاذ کے بعد ہر قسم کی پبلک میٹنگ، اور اجلاس پر پابندی ہونی چاہئے۔ خصوصاً فرقہ وارانہ اجلاس پر۔ لیکن معاملات اس کے بالکل برعکس ہیں۔

(۴) جیسا کہ قومی پریس میں یہ خبر پچھلے دنوں شائع ہو چکی ہے۔ اسی ضلعی انتظامیہ نے ربوہ میں ۲۳ر نومبر بروز جمعہ کھلے بندوں جمعیت علمائے اسلام کو فرقہ وارانہ اجلاس کی اجازت دی۔ جبکہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ وہاں جاری ہے۔

(۵) اس اجلاس کی اجازت احمدیوں کے تمام اجتماعات پر پابندی لگانے کے فوراً بعد دی گئی ہے تاکہ ان کے مخالف احمدیوں کے مرکز میں جمع ہو کر ان کے خلاف اشتعال انگیز تقاریر کر سکیں۔ کیا اس سے نقص امن پیدا ہونے کا اندیشہ نہیں ہو گا؟ حالانکہ یہ صورت حال نہایت ہی تشویشناک ہے۔ اور یوں لگتا ہے کہ شائد مقامی انتظامیہ دیدہ دانستہ یا غیر شعوری طور پر ایسے حالات پیدا کرنا چاہتی ہے کہ نقص امن واقع ہو۔ اس لئے اس نازک موقعہ پر ضروری سمجھا گیا ہے کہ بروقت تمام قوم کو قومی پریس کے ذریعے سے ان حالات سے باخبر کیا جائے۔ نہ صرف ان اقدامات سے احمدیوں کے تمام انسانی حقوق کو پامال کیا جا رہا ہے۔ بلکہ ایسے حالات پیدا کئے جا رہے ہیں۔ جن سے ان ایام میں اشتعال انگیزی اور نازک صورتِ حال کو پیدا کیا جا سکے۔ اس لئے قومی اور صوبائی حکومتوں سے ہم یہ پبلک اپیل کر رہے ہیں کہ وہ ان حالات کا جائزہ لے کر فوری طور پر بروقت اقدام کریں ہمیں اس بات پر بھی مجبور کیا جا رہا ہے کہ اس سلسلے میں ہم ضلعی انتظامیہ کے خلاف ممکنہ قانونی چارہ جوئی بھی کریں۔

بقیہ: صـ۳ سے آگے

"جب سے میں خدا تعالیٰ کی درگاہ سے ... کیا گیا ہوں اور حیی و قیوم کی طرف سے زندہ کیا گیا ہوں دین کے چیدہ مددگاروں کی طرف شوق کرتا رہا ہوں اور وہ شوق اس شوق سے بڑھ کر ہے جو ایک پیاسے کو پانی کی طرف ہوتا ہے اور میں رات دن خدا تعالیٰ کے حضور چلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اے میرے رب میرا کون ناصر و مددگار ہے۔ میں تنہا ہوں پس جب کہ دعا کا ہاتھ پے در پے اٹھا اور آسمان کی فضا میری دعا سے بھر گئی تو اللہ تعالیٰ نے میری عاجزی اور دعا کو قبول کیا اور رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک مخلص ... عطا فرمایا۔ جو میرے مددگاروں کی آنکھ ہے اور میرے ان دوستوں کا خلاصہ ہے جو دین کے بارے میں میرے دوست ہیں مجھ کو اس کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ گویا کوئی جدا شدہ عضو مل گیا جب وہ میرے پاس آکر مجھ سے ملا تو میں نے اسے اپنے رب کی آیتوں میں سے ایک آیت پایا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ میری اس دعا کا نتیجہ ہے جو میں ہمیشہ کرتا تھا۔ اور میری فراست نے مجھے بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے۔"

حضرت مولوی صاحب علوم فقہ اور احادیث و تفسیر میں اعلیٰ درجہ کی معلومات رکھتے ہیں۔ فلسفہ اور طبعی جدید پر نہایت عمدہ نظر ہے۔ فنِ طبابت میں ایک حاذق طبیب ہیں۔ ہر ایک فن کی کتابیں، بلاد مصر و عرب و تمام یورپ سے منگوا کر ایک نادر کتب خانہ تیار کیا ہے۔ جیسے اور علوم میں فاضل جلیل ہیں مناظراتِ دینیہ میں بھی نہایت درجہ نظر وسیع رکھتے ہیں بہت سی عمدہ کتابوں کے مؤلف ہیں۔"

ادارہ الفضل کے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں کہ وفات یافتگان کے سلسلہ میں واقعات یا تاریخوں کو چیک کر سکے۔ یہ تمام تر ذمہ داری مضامین لکھنے والوں پر ہے۔ مہربانی فرما کر اس کا خیال رکھیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انٹرویو

یوسف سہیل شوق

دورۂ برطانیہ

مکرم محمد اسلم صابر صاحب ایم اے (عربی) محلہ دار الفضل ربوہ کے صدر محلہ ہیں۔ مجلس عاملہ انصار اللہ پاکستان کے رکن ہیں۔ اس سے قبل ۱۹۶۳ء سے ۱۹۷۷ء تک رکن مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ رہے ہیں۔ آج کل مجلس صحت ربوہ میں شعبہ کشتی رانی کے صدر ہیں۔

ان کو بطور نمائندہ مجلس انصار اللہ پاکستان جلسہ سالانہ لندن ۱۹۹۰ء میں شامل ہونے کی سعادت ملی۔ جلسہ میں شرکت کرنے کے بعد انہوں نے ایک ۱۱ رکنی وفد کے ساتھ برطانیہ کے مختلف شہروں کا دورہ کیا۔ اس وفد میں ربوہ کے ۷، اور قادیان کے ۴، نمائندگان شامل تھے۔ محترم مولانا نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل اس وفد کے سربراہ تھے۔ اس وفد نے مختلف شہروں میں جا کر احمدی احباب سے ملاقات کی اور تربیتی جلسوں سے خطاب فرمایا۔ یہ نو دن کا دورہ تھا۔ مکرم اسلم صابر صاحب نے بتایا کہ اس دورے میں سب سے زیادہ لطف ہارٹلے پول کے دورہ میں آیا۔ یہاں خالصتاً انگریزوں پر مشتمل احمدی جماعت قائم ہے۔ جہاں وفد نے جمعہ پڑھا جو ایک انگریز نو احمدی نے پڑھایا اور تعلق باللہ کے موضوع پر خطبہ دیا۔ یہ جماعت مکرمہ بیگم صاحبہ ڈاکٹر حمید احمد خان (برادر حضرت سیدہ طاہرہ صدیقہ ناصر صاحبہ) کی کوششوں سے قائم ہوئی ہے۔ انگریز نو احمدیوں سے گفتگو بھی ہوئی۔ مکرم اسلم صابر صاحب نے بتایا کہ اس جگہ ایک خاص روحانی لذت اور لطف کا احساس ہوا۔ اس دورے میں سب سے بڑی جماعت بریڈ فورڈ تھی۔ جہاں حاضری سب سے زیادہ رہی۔

جلسہ کے انتظامات کا ذکر کرتے ہوئے مکرم صابر صاحب نے فرمایا کہ توجہ کا نظام خاص طور پر بہت اچھا تھا۔ جلسہ میں فلسطینی احمدیوں کا ایک گروپ بھی شامل تھا جو اپنے مخصوص عربی لباس کی وجہ سے دور سے نمایاں ہوتے تھے۔ یہ احمدی احباب جب جلسہ میں شرکت کے لئے اکٹھے ہو کر آتے تھے تو باآواز بلند عربی دعائیں پڑھتے آتے تھے۔ یہ نظارہ بہت ہی ایمان افروز ہوتا تھا۔

کھانے وغیرہ کے انتظامات کے متعلق انہوں نے بتایا کہ ۱۰ ہزار افراد کو کھانا کھلانے کا نظام بہت ہی اعلیٰ تھا۔ کھانا نہایت لذیذ اور وافر تھا۔ چائے کا انتظام ایسا تھا کہ دن رات ہر وقت چائے میسر رہتی تھی۔ کھانے کے بارے میں سرے SURREY کے رکن پارلیمنٹ نے مزاحاً بڑی دلچسپ بات کہی کہ میں جا کر اپنی بیوی سے کہوں گا کہ جب دس ہزار افراد کو اتنا لذیذ کھانا اتنے آرام سے کھلایا جا سکتا ہے تو تم دو آدمیوں کا کھانا کیوں اتنا لذیذ نہیں پکا سکتی؟

برطانیہ کے ہوم سیکرٹری صاحب بھی جلسہ میں شامل تھے۔ مکرم صابر صاحب نے بتایا کہ عورتوں کے جلسہ میں کلوز سرکٹ ٹی وی کے ذریعے آواز کے ساتھ تصویر بھی پہنچائی جا رہی تھی۔ مکرم صابر صاحب کو جلسہ کے موقع پر تین دن نظم پڑھنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ ایک دن جب جلسہ میں بجلی چلی گئی تو حضور نے مکرم صابر صاحب کو ارشاد فرمایا کہ نظم پڑھیں اور حاضرین کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا "اب صابر صاحب آپ کے صبر کا امتحان لیں گے"۔ تمام احباب حضور کے اس ارشاد سے بڑے محظوظ ہوئے۔

مکرم صابر صاحب کو انٹرنیشنل مجلس شوریٰ میں بھی نمائندہ انصار اللہ کے طور پر شرکت کی سعادت ملی۔ ایک سب کمیٹی میں بھی شامل ہوئے جس کے صدر جرمنی کے امیر جماعت محترم عبد اللہ واگس ہاؤزر اور سیکرٹری محترم صوفی بشارت الرحمن صاحب وکیل التعلیم تھے۔

جلسہ کے موقع پر محترم صابر صاحب کو حضور ایدہ اللہ سے انفرادی ملاقات کی سعادت بھی حاصل ہوئی حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت اپنی استعمال شدہ پگڑی مکرم صابر صاحب کو عنایت فرمائی۔ اسی طرح روانگی کے وقت آخری ملاقات میں مصلّٰی بھی عنایت فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ اپنے خدام سے ملاقاتوں میں بہت دلچسپ انداز میں ہلکی پھلکی گفتگو فرماتے ہیں۔

مکرم صابر صاحب نے اپنے سفر کو انتہائی یادگار اور ایمان افروز قرار دیا۔ حضور ایدہ اللہ کی محبت سارے سفر کا حامل تھی۔

اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ خوش نصیبی بخشے کہ وہ اپنے محبوب آقا سے ملنے جا سکیں اور حضور کی زیارت سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے آقا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور اپنی تائیدات سے نوازتا رہے۔

شہد کا جوہر

قرآن مجید میں شہد کی مکھی سے حاصل ہونے والے اجزاء کے بارے میں ارشاد ہے........ "ان کے پیٹوں سے مختلف رنگ اور شکل کے سیال نکلتے ہیں۔ جن میں لوگوں کے لئے شفا ہے"

اس آیت سے مراد شہد نہیں بلکہ وہ جوہر ہیں جو مکھی کے پیٹ سے پیدا ہوتے ہیں۔ اس جوہر کو رائل جیلی یا جوہری معجون یا لبن النحل کہتے ہیں۔ نوجوان کارکن مکھیاں جن کی عمر پانچ دن سے زائد ہو۔ اپنے منہ کے اندر غدودوں سے پیدا کرتی ہیں۔

یہ خوراک صرف ملکہ (QUEEN) کو عمر بھر مہیا کی جاتی ہے اور عام طور پر کارکن یا نکھٹو کو دی جانے والی خوراک سے بہت زیادہ مقوی ہوتی ہے۔ یہی رائل جیلی ملکہ اور دیگر مکھیوں کی ساخت اور جنس میں نمایاں فرق پیدا کر دیتی ہے۔

یہ بات حیرت انگیز ہے کہ ایک ہی بار آور انڈا اعلیٰ خوراک نہ ملنے پر کارکن بن جاتا ہے اور اعلیٰ خوراک ملنے پر وہی بار آور انڈا ملکہ کا روپ دھار لیتا ہے جن کی عمر دو تین سال تک جا سکتی ہے۔ جسے اپنے دور حیات میں اپنے وزن سے دوگنا انڈے بھی دینے پڑتے ہیں۔

شہد کی مکھی کے اس جوہر کی رنگت کریم شکل میں دودھیا رنگ کی مانند ذائقہ قدرے ترش، شدید تیزابی اور نائٹروجن سے بھرپور وزن میں ہلکی اور ہوا لگنے سے رنگت زردی مائل ہو جاتی ہے۔

محدود پیمانے پر رائل جیلی پیدا کرنے کے لئے کسی کالونی میں ملکہ مکھی کو نکال لیں۔ مکھیاں ملکہ کے خانے میں چوبیس گھنٹے کے بعد رائل جیلی بنانا شروع کر دیں گی اور مگس بان ملکہ کے خانوں سے لبن النحل جمع کر سکتے ہیں۔ وسیع پیمانے پر لبن النحل حاصل کرنے کے لئے ملکائیں پیدا کر کے وافر مقدار میں رائل جیلی حاصل کی جا سکتی ہے لبن النحل کو صاف کرنے کے لئے اسے نائلون کے کپڑوں کے ذریعے چھان لیں تاکہ اس میں موم یا لاروؤں کی اتری ہوئی کھال کے کیڑے وغیرہ علیحدہ ہو جائیں اور پھر فوراً ۲-۱ ڈگری پر سٹور کر لیں۔

استعمال و فوائد

سائنسی تجربات سے یہ حقیقت ثابت ہو چکی ہے کہ لبن النحل بڑی بڑی قدرتی غذاؤں میں سے ایک ہے جو انسانی صحت کے لئے ایک بہترین غذا ہے۔ ہر انسان کو کئی اقسام کے وٹامنز، ایسڈ، معدنی مواد لحمیات اور بہت سے دوسرے اجزاء فراہم کرتی ہے۔ جو انسانی جسم کے اس کے معمول کے طبعی فرائض کی ادائیگی میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ ان سے طاقت اور توانائی میسر آتی ہے۔ جو ہر طرح کے حالات میں انسانی جسم کی حفاظت کے لئے مفید و معاون ثابت ہوتی ہے۔

لبن النحل کا ایک جزو ۱۰، ہائیڈرو کسی ڈیکانوئیک ایسڈ بہت سے جرثوموں اور پھپھوندی کے لئے جراثیم کش ہے۔ کیمیائی لحاظ سے رائل جیلی کے اجزاء میں۔

پانی	۶۶، فیصد
لحمیات	۱۲، فیصد
پروٹین	۶-۵، فیصد
معدنیات	تقریباً ۱، فیصد
تحویلی مادے	۱۳-۱۲، فیصد

(REDUCING SUBSTANCES)

اور ۱۰، ہائیڈروکسی ڈیکانوئیک ایسڈ وٹامن بی۔ سی اور ڈی شامل ہیں۔

یہاں تک کہ ایک فرانسیسی ڈاکٹر کے تجربے کے بعد یہ بھی دریافت کیا گیا کہ بانجھ پن میں اس کے استعمال سے عورتیں دوبارہ بچے پیدا کرنے کے قابل ہو گئیں۔

ماہرین حیاتیات کی رپورٹ کے مطابق مرغیوں میں پائے جانے والے سرطان کا رائل جیلی سے کامیاب علاج ممکن ہے۔ اب تو امریکہ میں رائل جیلی کے ذریعے انسانوں میں بھی سرطان کے علاج پر تحقیق جاری و ساری ہے۔ مرغیوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو رائل جیلی کھلانے سے ان میں انڈے دینے کی صلاحیت دوچند ہو جاتی ہے اور پرانی مرغیاں دوبارہ انڈے دینے لگتی ہیں۔ رائل جیلی سے علاج کرنے والے میکسیکو شہر کے ایک ڈاکٹر کے گھر کے سامنے صبح سویرے ان مریضوں کی قطار لگ جاتی ہے۔ جو اس نئے طریقہ علاج سے مستفید ہوتے ہیں۔ میکسیکو کے اس ڈاکٹر کو جو رائل جیلی اپنے شہر کے بی فارم (BEE FARM) سے مہیا کی جاتی ہے اور جس کی قیمت فی کلو ایک ہزار ڈالر ہے۔

اس کے مناسب اور صحیح استعمال سے بہت بڑی حد تک استفادہ کیا جا سکتا ہے۔ رائل جیلی کے مندرجہ ذیل فوائد اس کے علاوہ ہیں۔

۱۔ یہ بچوں اور بڑوں کے خون میں اضافے اور تازہ خون پیدا کرنے میں بھی بڑی مدد دیتی ہے۔ جس سے انیمیا (ANEMIA) یعنی خون کی کمی دور ہو جاتی ہے۔

۲۔ نظام ہضم اور جگر کے کام میں باقاعدگی پیدا کرتی ہے اور جگر کی بعض بیماریوں کے علاج میں کافی کارگر ثابت ہوتی ہے۔

۳۔ خون کے سرطان، شریانوں کے ورم معدے کے السر، بھوک کے خاتمہ گنٹھیا، جوڑوں کے درد، وزن کی کمی اور جسمانی توانائی کے حصول میں بہت مفید اور مؤثر ہے۔

۴۔ عورتوں کے تکلیف دہ عرصے میں فوری اور مؤثر فائدہ پہنچا کر باقاعدگی پیدا کرتی ہے۔

۵۔ سستی کے علاوہ دماغی اور جسمانی تھکاوٹ دور کر کے توانائی و چستی بخشتی ہے۔

۶۔ بالوں کی افزائش میں بڑی ممد و معاون ہے۔

۷۔ تجرباتی جانوروں میں ۲۰ فیصد اضافہ کرتی ہے۔

۸۔ اس کا معنوی فائدہ یہ ہے کہ کمزور اور ناکارہ غدودوں کو از سر نو تازگی بخش کر اعضاء رئیسہ کی قوت میں فرحت بخش اضافہ کرتی ہے۔ جس سے انسان اپنے آپ کو جوان محسوس کرنے لگتا ہے۔

۹۔ زچگی کی کمزوری، مرگی اور بانجھ پن میں بطور دوا استعمال ہوتی ہے۔

۱۰۔ محنت و مشقت کا کام کرنے والوں کی چستی فرحت و تازگی اور توانائی قائم رکھنے کے لئے ایک چمچہ کا استعمال پورے دن کے لئے کافی ہے۔

۱۱۔ کیڑوں کے حیاتیاتی طریقہ انسداد میں طفیلی کیڑوں کو کھلانے سے ان کے انڈے دینے کی صلاحیت پر بہت ہی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ مندرجہ بالا فوائد سے صاف عیاں ہے کہ رائل جیلی کس قدر مؤثر و مجرب "نیچرل ٹانک" ہے۔ لہٰذا اسے بہترین طبی نسخہ کہنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ مختصراً رائل جیلی واقعی رائل ہے اور اس کے ہمیشہ رائل ہی رہنے کا پورا پورا جواز بھی ہے۔

(ماہنامہ زراعت نومبر ۱۹۹۰ء)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۷۸۱۲ میں بشریٰ لطیف زوجہ محمد خان بسرا کارکن فضل عمر ہسپتال ربوہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۴/۴ دار العلوم وسطی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی وزنی ۱۵۳٫۴۰ گرام مالیتی ۴۲٫۶۹۸/- روپے (۲) انگوٹھی چاندی مالیتی ۲۰/- روپے (۳) حق مہر ۱۰٫۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشریٰ لطیف ۱۴/۴ دار العلوم وسطی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱ محمد خان بسرا خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر۲ شیخ محمد صدیق وصیت نمبر ۱۷۰۱۳۔

مسل نمبر ۲۷۸۱۳ میں امتہ الشافی بدر زوجہ طارق محمود بدر قوم مانگر پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن R24/15 دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۹/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۵۰٫۰۰۰/- روپے (۲) زیورات طلائی ۸ ½ تولہ مالیتی ۲۵٫۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ الشافی بدر R-24/15 دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۸ گواہ شد نمبر۱۔ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ طارق محمود بدر خاوند موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۸۱۴ میں داؤد احمد ولد شیخ محمد ادریس قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۹/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد داؤد احمد ولد شیخ محمد ادریس وائی آئی پرنٹنگ پریس چندریگر روڈ کراچی۔ گواہ شد نمبر۱ صغیر احمد چیمہ صدر موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر۲ شیخ محمد ادریس والد موصی۔

مسل نمبر ۲۷۸۱۵ میں شمس النساء بنت لطیف الرحمٰن صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۱۰ ½ تولہ مالیتی ۳۲٫۸۸۶/- روپے۔ (۲) ۵۰ حصص رومی ٹریولرز مالیتی ۷۵۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰/- روپے ماہوار بصورت آمد از حصص جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ شمس النساء بنت لطیف الرحمٰن C-126 سیکٹر B-11 نارتھ کراچی۔ گواہ شد نمبر۱۔ صغیر احمد چیمہ صدر موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر۲ لطیف الرحمٰن والد موصیہ۔

مسل نمبر ۲۷۸۱۶ میں طارق سلیم احمد ولد بابو محمد حمید احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ کاروبار عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۹/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ⅓ پلاٹ برقبہ ۴۰۰ مربع گز کل قیمت کا ⅓ حصہ ۱۳٫۰۰۰/- روپے (۲) ⅓ حصہ پلاٹ برقبہ ۶۰۰/- مربع گز کل قیمت کا ⅓ حصہ ۲۰٫۰۰۰/- روپے۔ میزان ۳۳٫۰۰۰/- روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۰۰/- روپے ماہوار بصورت ٹھیکیداری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ طارق سلیم احمد R-660 سیکٹر 9 نارتھ کراچی۔ گواہ شد نمبر۱ صغیر احمد چیمہ صدر موصیاں کراچی۔ گواہ شد نمبر۲۔ ملک عبدالباسط خادم صدر حلقہ نارتھ کراچی۔

"دین کی جڑ اس میں ہے کہ ہر امر میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو۔ دراصل ہم تو خدا کے ہیں اور خدا ہمارا ہے۔ اور کسی سے ہم کو کیا غرض ہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مسعود احمد صاحب خورشید۔ کراچی اطلاع دیتے ہیں کہ ان کی ٹانگ میں مستقل طور پر درد کی تکلیف رہتی ہے۔ ان کی اہلیہ ناصرہ بیگم صاحبہ بوجہ انجائنا اور بلڈ شوگر بیمار ہیں۔ ان کے بیٹے حمید انور صاحب کا لندن میں دل کا تیسری مرتبہ بائی پاس کا اپریشن ہوا ہے اور بیٹی صادقہ حمید کرامت بوجہ سانس کی تکلیف کے بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد امین صاحب دارالصدر جنوبی ربوہ کی والدہ پہ فالج کا حملہ ہوا ہے۔

○ سید محمد منظور احمد صاحب دارالنصر غربی کے چھوٹے بھائی سید مسعود احمد صاحب شدید بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ ڈاکٹر شیر علی ظفر صاحب آف فاروق آباد حرمین جاکر بیمار ہو گئے ہیں اور وہاں ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب ان سب کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم سید سعید احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید اصغر علی شاہ صاحب ساکن زبیری کالونی کراچی بقضائے الٰہی مورخہ ۲۹ نومبر ۹۰ء کو اپنے آبائی گاؤں سدرانہ ضلع سیالکوٹ میں وفات پا گئے۔ وفات سے چند روز قبل کراچی سے اپنے ایک عزیز کی عیادت کے سلسلہ میں گاؤں آئے اور وہیں اچانک ہارٹ فیل ہو گیا۔ اگلے روز جنازہ ربوہ لایا گیا اور مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعدازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد مکرم شاہ صاحب نے ہی دعا کرائی۔

○ محترمہ عائشہ زمانی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری بشیر احمد باجوہ صاحب مورخہ ۲۹ نومبر ۹۰ء کو بعمر ۶۷ سال راولپنڈی میں انتقال فرما گئیں۔ ان کی نماز جنازہ دارالضیافت ربوہ میں مکرم میاں حنیف احمد صاحب نے پڑھائی اور تدفین کے بعد دعا کرائی۔ موصوفہ مکرم ظفر عباس زیدی صاحب گرین ٹاؤن لاہور کی نانی تھیں۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین نواسے شامل ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

اعلان برائے لجنات

۱۹۹۱ء میں ہونے والے مقابلہ کے لئے مندرجہ ذیل عنوان دیا جاتا ہے "حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ پیدا کردہ انقلاب"

(۱) مقالہ خوش خط اور دستہ کے سائز کے کاغذ پر ایک طرف لکھا ہو۔
(۲) کتب زیر مطالعہ کی فہرست درج کریں۔
(۳) حوالہ جات مکمل درج ہوں یعنی کتاب کا نام مصنف کا نام اور صفحہ۔
(۴) مقالہ کے آغاز میں عناوین درج ہوں جن کے تحت مقالہ ترتیب دیا گیا ہے۔
(۵) صدر مقامی کی تصدیق ہو کہ مقالہ خود لکھا گیا ہے۔

مقالہ پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۵ اگست ۱۹۹۱ء ہے۔

سیکرٹری تعلیم لجنہ پاکستان

تبدیلی نام

○ میں نے اپنے بیٹے نجاح الدین کا نام تبدیل کر کے وجیہہ الدین احمد رکھ دیا ہے اب اسے وجیہہ الدین احمد لکھا اور پکارا جائے۔

نصیر الدین علی احمد ابن محمد ظہیر الدین احمد
۲۷/۱ دارالبرکات ربوہ

پتہ درکار ہے

۱۔ مکرم چوہدری عبدالرب صاحب ولد مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب سکنہ ۸ ایم۔ بی ڈاکخانہ قائد آباد ضلع سرگودھا۔

۲۔ مکرم نعمت اللہ صاحب صدیقی ولد مکرم ماسٹر فقیر اللہ صاحب نے ستمبر ۱۹۴۵ء میں مسلم ٹاؤن اچھرہ لاہور سے وصیت کی تھی۔ ۱۹۵۱ء میں کراچی چلے گئے۔

ان کے موجودہ ایڈریس کے بارہ میں کسی صاحب کو معلوم ہو یا وہ خود اعلان پڑھیں تو دفتر بہشتی مقبرہ سے رابطہ فرماویں۔

نونہالان جماعت
بچوں کا کالم

پیارے بچو! اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور خادم دین بنائے آپ میں سے بعض نے اس کالم کے سلسلہ میں بڑی بے تابی کا اظہار کیا ہے لکھا ہے کہ ہفتہ میں صرف ایک کالم کافی نہیں ہے۔ زیادہ ہونے چاہئیں بلکہ ممکن ہو تو ہر روز بچوں کا کالم شائع کیا جانا چاہیئے۔ یہ آپ کی محبت ہے اور علم دوستی لیکن افسوس ہے کہ ایسا نہیں کیا جا سکتا۔

اچھا اب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کا بیان جہاں سے گزشتہ ہفتہ چھوڑا تھا وہیں سے شروع کرتے ہیں اس سلسلے میں ایک بات آپ کو بتا دیں جب حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔ کی یہ تقریر ساری کی ساری چھپ جائے گی تو ہم آپ سے کچھ سوال پوچھیں گے۔ اس تقریر کے حوالہ سے۔ لیکن آپ سوالوں کا جواب لکھتے وقت الفضل نہیں دیکھیں گے۔ اس سے پہلے آپ نے یہ پوری تقریر پڑھ لی ہوگی اور جواب زبانی دئے جائیں گے۔

اب تقریر کا اگلا حصہ۔

عہد رسالت

اس واقعہ کے چند ہی ماہ کے بعد آپؐ کو پھر وحی ہوئی۔ اس میں آپ کو حکم دیا گیا کہ آپ لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طرف بلائیں اور بدی کو دنیا سے مٹائیں اور شرک دور کریں۔ اس وحی کے ساتھ آپؐ کو نبوت کے مقام پر کھڑا کیا گیا۔ اور آپؐ کے ذریعے سے استثناء باب ۱۸ آیت ۱۸ کی وہ پیشگوئی پوری ہوئی "کہ میں تیرے بھائیوں میں تجھ سا ایک نبی برپا کروں گا۔" آپؐ بنو اسماعیل میں سے تھے جو بنی اسرائیل کے بھائی تھے۔ اور آپ اسی طرح سے ایک نیا قانون لے کر آئے تھے جس طرح کہ حضرت موسیٰؑ ایک نیا قانون لے کر آئے تھے

مخالفت عامہ

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کا عہدہ ملنا تھا کہ یکدم آپؐ کے لئے دنیا بدل گئی۔ وہ لوگ جو پہلے محبت کرتے تھے نفرت کرنے لگے اور جو عزت کرتے تھے، حقارت کی نگاہ سے دیکھنے لگے جو تعریف کرتے تھے مذمت کرنے لگے اور جو لوگ پہلے آپؐ کو آرام پہنچاتے تھے تکلیف پہنچانے لگے مگر چار آدمی جن کو آپؐ سے زیادہ ملاقات کا موقعہ ملا تھا وہ آپؐ پر ایمان لائے یعنی خدیجہؓ آپؐ کی بیوی۔ علیؓ۔ آپؐ کے چچازاد بھائی اور زیدؓ آپؐ کے آزاد کردہ غلام اور ابوبکرؓ، آپؐ کے دوست اور ان سب کے ایمان کی دلیل اس وقت یہی تھی کہ آپؐ جھوٹ نہیں بول سکتے تھے۔

باقی آئندہ

امید ہے۔ آپ الفضل تو باقاعدگی سے پڑھتے ہوں گے۔ آپ۔ ایک پرچے میں شائع شدہ ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ الفضل سے دیکھ کر اپنے ہاتھ سے لکھ کر بھیجیں اور ان ارشادات کی مختصر سی تشریح بھی کریں۔ آپ کو معلوم ہے نا کہ یہ ارشادات احمدی احباب کی تربیت کے لئے ہوتے ہیں۔ کیا آپ ان ارشادات پر عمل کرتے ہیں۔ جو ارشادات آپ ہمیں نقل کر کے بھیجیں گے۔ ان کے متعلق یہ بھی تحریر کریں کہ آپ ان پر کس طرح عمل کرتے ہیں۔

○ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ اچھے خیالات کو اچھے پھل لگتے ہیں اور برے خیالات کو برے پھل۔ لیکن یاد رکھیئے کہ ان خیالات کے باغباں آپ خود ہیں۔ آپ چاہیں تو اچھے پھلوں کے لئے اچھے خیالات کے مالک بن جائیں اور اگر آپ چاہیں تو برے پھل حاصل کرنے کے لئے اپنے خیالات کو بری راہوں پر ڈال دیں (خدا کرے کہ آپ سب اچھے خیالات کے مالک ہوں)۔

جملہ قائدین مجالس ۷، تا ۱۴، دسمبر ہفتہ تربیت کو کامیاب بنائیں۔ (مہتمم تربیت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لاہور میں جماعت احمدیہ کی ایک تقریب کے موقعہ پر بیٹھے ہوئے (دائیں سے بائیں) محترم حافظ مظفر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان۔ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد۔ محترم چوہدری حمید نصر اللہ خان امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ محترم مولانا غلام باری سیف صاحب

جامعہ احمدیہ میں انگریزی کے تجربہ کار استاد کی ضرورت

جامعہ احمدیہ ربوہ میں انگریزی زبان کے ایک سپیشل کورس کی تدریس کے لئے ایسے اساتذہ کی ضرورت ہے جو انگریزی تدریس کا خاص تجربہ رکھتے ہوں۔

خدمت سلسلہ کا شوق رکھنے والے دوست فوری طور پر اپنے امیر/صدر جماعت کی تصدیق کے ساتھ وکالت تعلیم سے رابطہ قائم کریں۔ اپنی کوالیفکیشن اور تجربے کی تفصیل سے بھی مطلع فرمائیں۔ ریٹائرڈ دوست بھی اس اعلان کے مخاطب ہیں۔

وکیل التعلیم تحریک جدید۔ ربوہ

قدیمی ـــــ اوّلین ـــــ شہرہ آفاق

۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام

دواخانہ حکیم نظام جان

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

فون ۳۹۹۷

برانچیں

کراچی:۔ فون نمبر ۴۱۳۲۵۱

لاہور:۔ ۱-D-۳ گلشن راوی

ملتان:۔ چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ

منڈی بہاؤالدین:۔ بالمقابل شاہ تاج شوگر مل

رحیم یار خان:۔ فون نمبر ۴۷۹۹

ربوہ:۔ اقصیٰ چوک کالج روڈ۔ فون نمبر ۵۵۸

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)

کراچی

فون ۶۸۵۵۱۱

پروپرائیٹرز

میاں عبداللطیف شاہکوٹی

اینڈ

سنز

خبریں

ملکی خبریں

○ ملک کے معروف سیاسی لیڈر نوابزادہ نصر اللہ خان پر چھ افراد نے قاتلانہ حملہ کیا۔ انہوں نے پی ڈی پی کے دفتر نکلسن روڈ لاہور پر حملہ کیا اور دفتر میں موجود تین افراد کو زخمی کر دیا۔ انہوں نے نوابزادہ صاحب کے کمرے میں گھسنے کی کوشش کی جسے ناکام بنا دیا گیا۔ نوابزادہ صاحب نے کہا کہ میری کسی سے دشمنی نہیں۔ ایک قومی لیڈر پر اگر حملہ ہو سکتا ہے تو عام شہری کے ساتھ کچھ بھی ہو سکتا ہے۔

○ وزیر اعظم میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ میں مکمل با اختیار وزیر اعظم ہوں۔ اور میرے صدر سے کوئی اختلافات نہیں۔ انہوں نے بعض حلقوں کی طرف سے اپنے اختیارات پر قدغن کی افواہوں کو بے بنیاد قرار دیا۔

○ ایک زیر حراست شخص کو تشدد کے ذریعے قتل کرنے کے جرم میں گرفتار چار پولیس والوں نے ورثاء کو ۲ لاکھ ۲۰ ہزار روپے بطور دیت ادا کر کے رہائی حاصل کر لی۔

○ ریگولر سکیم کے تحت اس سال ۴۰ ہزار پاکستانی حج کریں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہماری طرف سے دی گئی ملازمتوں کو ختم کرنے کا مقصد آئی جے آئی کے حامیوں کے لئے آسامیاں پیدا کرنا ہے۔ انہوں نے یاد دلایا کہ انہوں نے اپنے دور میں جونیجو دور کے رکھے گئے ایڈہاک ملازمین کو مستقل کر دیا تھا۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ پتہ نہیں چل رہا کہ ملک کا چیف ایگزیکٹو کون ہے؟ آٹھویں ترمیم کے بعد اب یہ واضح نہیں رہا کہ ملک میں صدارتی نظام ہے یا پارلیمانی نظام۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن محترمہ نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ ہم جمہوری راستہ اختیار کریں گے اور تشدد سے گریز کریں گے۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نے قومی مالیاتی کمیشن کے اجلاس میں وزیر خزانہ مسٹر اسلم رئیسانی اور ظفر اللہ جمالی کو بلوچستان کا نمائندہ نامزد کیا ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ بنگلہ دیش کے صدر مسٹر حسین محمد ارشاد نے فوری طور پر استعفیٰ دے دیا ہے اور حزب مخالف کی جماعتوں سے کہا ہے کہ وہ متفقہ طور پر ایک ایسا شخص نامزد کریں جسے نائب صدر کے عہدے پر مقرر کر کے اسے سپرد اقتدار کر دیا جائے اس کام کے لئے انہوں نے ایک ہفتہ کے بعد پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کر لیا ہے۔ انہوں نے پارلیمانی انتخابات صدارتی انتخابات سے قبل کروانے کا بھی اعلان کیا۔ حزب مخالف کی رہنماؤں مسز حسینہ واجد اور مسز خالدہ ضیاء نے اس اعلان کو عوام کی فتح قرار دیا ہے۔ صدر ارشاد نے ۱۹۸۲ء میں مارشل لاء نافذ کر کے اقتدار سنبھالا تھا۔ بعد میں انہوں نے انتخاب کے ذریعے کامیابی حاصل کی۔ اپوزیشن نے ان انتخابات کو فراڈ قرار دیا۔

○ امریکہ کے صدر بش نے کہا ہے کہ مجھے یقین ہے کہ صدر صدام حسین نے ابھی تک یہ بات نہیں سمجھی کہ اگر عراقی فوجوں کو کویت سے نہ بلایا گیا تو عراق کے خلاف تمام ممکنہ ذرائع استعمال کئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ صرف اقتصادی پابندیوں سے صدر صدام کی فوجوں کی واپسی کی راہ ہموار نہ ہو گی

○ مقبوضہ کشمیر کے مختلف علاقوں میں بھارتی فوج کے ساتھ جھڑپوں کے نتیجہ میں ۲۴ کشمیری حریت پسند شہید ہو گئے ہیں۔ ان میں سے ۲۲ کپواڑہ کے علاقہ میں شہید ہو گئے۔ حریت پسندوں نے بھارتی سیکورٹی فوجوں کی گاڑی پر دستی بم سے حملہ کیا۔ اسکے علاوہ دو سرکاری عمارتوں کو بم پھینک کر آگ لگا دی۔